تعارف وتبصرہ

برصغیر ہند میں علوم فقہ اسلامی کا ارتقاء　　　ڈاکٹر ضیاء الدین فلاحی

ناشر: ایفا پبلی کیشنز، ۱۶۱-ایف، جوگا بائی، نئی دہلی-۲۵، ۲۰۱۲ء، صفحات ۲۵۲، قیمت-/۱۵۰ روپے

ہندوستانی علماء نے علوم اسلامیہ کی مختلف شاخوں کے ساتھ فقہ پر بھی خصوصی توجہ دی ہے اور اس میں عربی اور فارسی کے ساتھ اردو میں بھی گراں قدر کتابیں تصنیف کی ہیں۔ زیر نظر کتاب میں فقہ کے موضوع پر اردو زبان میں شائع ہونے والی کتابوں کی فہرست سازی کی گئی ہے اور ان میں سے کچھ اہم کتابوں کا تفصیلی تعارف کرایا گیا ہے۔ درحقیقت یہ ایک تحقیقی مقالہ ہے، جس پر فاضل مصنف کو شعبۂ اسلامک اسٹڈیز، مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ سے ایم فل کی ڈگری تفویض کی گئی ہے۔ اسے اصلاً انگریزی زبان میں لکھا گیا تھا اور اس کی اشاعت بھی ہوگئی تھی۔ اب خود مؤلف نے اسے اردو کا جامہ پہنایا ہے اور اسلامک فقہ اکیڈمی نئی دہلی نے اپنے اشاعتی ادارہ سے اسے شائع کیا ہے۔

یہ کتاب چھ ابواب پر مشتمل ہے۔ باب اول میں برصغیر میں فقہ اسلامی کے ارتقاء پر روشنی ڈالتے ہوئے ۱۸۵۷ء سے قبل کی فقہی خدمات کا سرسری جائزہ لیا گیا ہے۔ باب دوم میں ان کتابوں کا تعارف کرایا گیا ہے جو اصلاً عربی، فارسی یا انگریزی زبانوں میں لکھی گئی تھیں، بعد میں اردو زبان میں ان کا ترجمہ کیا گیا۔ باب سوم میں اسی انداز سے اردو میں تالیف کی جانے والی طبع زاد کتابوں کی فہرست دی گئی ہے۔ اسے تاریخ، اصول فقہ، عمومی موضوعات، نماز، زکوٰۃ، حج وقربانی، معاشرتی مسائل، معاشی مسائل، جرائم و تعزیرات، بین الاقوامی قوانین، عدالتی نظام اور حظر واباحت وغیرہ کے ذیلی عناوین کے تحت تقسیم کیا گیا ہے۔ باب چہارم میں ہندوستان کے فقہی مدارس و مکاتب اور علمی مراکز کی فقہی خدمات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ باب پنجم میں اردو فقہی مطبوعات میں سے چند اہم کتابوں کو منتخب کرکے ان کا کسی قدر تفصیلی تعارف کرایا گیا ہے۔ باب ششم میں پاکستان میں علم فقہ کے ارتقاء کا جائزہ لیا گیا ہے اور وہاں کی جامعات اور علمی مراکز میں ہونے

والے کاموں کا تعارف کرایا گیا ہے۔

کتاب کے پیش لفظ میں مولانا خالد سیف اللہ رحمانی نے لکھا ہے کہ انھوں نے اپنے ادارہ المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد کے شعبۂ فقہ کے بعض طلبہ سے سنہ ۲۰۰۰ء تک کی اردو مطبوعاتِ فقہ کا تعارف مرتب کروایا تو ان کی تعداد چار ہزار تک پہنچ گئی تھی۔ زیرِنظر کتاب کے مؤلف نے پانچ سو سے کچھ زائد مطبوعات کی فہرست پیش کی ہے اور ان میں سے ۸۷ کتب کا مختصر تعارف کرایا ہے۔ اس کتاب کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں تمام مکاتب فکر- دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث، شیعہ وغیرہ- کے علماء کی فقہی کاوشوں کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

کتاب کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ فاضل مصنف نے خاصی محنت کی ہے اور جن کتابوں کا تذکرہ کیا ہے ان میں سے بیش تر تک براہ راست رسائی حاصل کی ہے۔ لیکن انھوں نے مقدمہ میں اس کا بھی اعتراف کیا ہے کہ بعض کتابیں براہ راست ان کے مطالعہ میں نہیں آسکیں، لیکن ان کی اہمیت کے پیش نظر ان کا بھی تذکرہ شامل کیا ہے اور ان کے بارے میں معلومات ثانوی مراجع سے لی ہیں۔ شاید اسی وجہ سے بہت سی فروگزاشتیں کتاب میں در آئی ہیں، جنھیں کسی تحقیقی مقالہ میں ہرگز نہیں ہونا چاہیے، جب کہ انھوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ ان کے سُپر وائزر پروفیسر ظفرالاسلام اصلاحی نے کتاب کا حرف حرف دیکھا ہے اور پورے مواد پر تنقیدی نگاہ ڈالی ہے (ص۱۲)۔ بہ طور مثال چند فروگزاشتوں کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے۔

مصنف نے دارالمصنفین اعظم گڑھ سے شائع ہونے والی کتاب 'اسلامی قانون فوج داری' کا تذکرہ کئی مقامات پر الگ الگ انداز سے کیا ہے۔ ایک جگہ لکھا ہے کہ ''یہ کتاب اصلاً فارسی زبان میں ہے۔ اس کا نام کتاب الاختیار ہے۔ اس کے مؤلف اور زمانۂ تالیف کا سراغ نہیں لگ سکا''۔ (ص۱۷۸-۱۷۹) دوسری جگہ لکھا ہے کہ ''سلامت علی خاں کی اس فارسی کتاب کو مولانا عبدالسلام ندوی نے اردو زبان کا جامہ پہنایا'' (ص۹۹) تیسری جگہ سلامت علی خاں کا نام اردو مترجم کی حیثیت سے درج کیا

ہے (ص۱۷۸-۱۷۹) سرسید کی کتاب کا نام ایک جگہ رسالہ طعام اہل کتاب (ص۱۴۱) اور دوسری جگہ احکام طعام اہل کتاب (ص۸۳) لکھا ہے۔ ایک جگہ مولانا محمد جعفر شاہ پھلواروی کی کتاب 'اسلام اور موسیقی' کی ضخامت ۵۳۲ صفحات بتائی ہے (ص۸۳) دوسری جگہ اس کا تذکرہ ایک کتابچہ کی حیثیت سے کیا ہے (ص۱۸۳) مولانا ابواللیث ندوی اصلاحی کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ ''نس بندی اور اسلام آپ کی مستقل فقہی تصنیف ہے'' (ص۱۰۱) حالاں کہ اس کا صحیح نام 'نشہ بندی اور اسلام' ہے اور یہ مختصر سا کتابچہ ہے۔ ایک جگہ لکھا ہے کہ ''مولانا محمد یوسف اصلاحی کی کتاب 'فقہ اسلامی' دو جلدوں میں ہے، دوسری جلد کا عنوان 'آسان فقہ' ہے جو مکتبہ ذکریٰ رام پور سے شائع ہوئی'' (ص۵۵) حالاں کہ یہ دونوں الگ الگ کتابیں ہیں۔ 'فقہ اسلامی' صرف ایک جلد میں ہے اور یہ نصابی کتاب ہے، جو مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز نئی دہلی سے شائع ہوئی ہے اور 'آسان فقہ' کی دو جلدیں ہیں، جو مکتبہ ذکریٰ سے شائع شدہ ہیں۔ مولانا اشرف علی تھانوی کی بہشتی زیور کو ایک جگہ گیارہ اجزاء پر مشتمل بتایا ہے (ص۴۹) اور دوسری جگہ بارہ اجزاء پر (ص۱۴۰)۔ مولانا منہاج الدین مینائی کی کتاب 'اسلامی فقہ' کو تین جلدوں پر مشتمل بتایا ہے (ص۴۹) حالاں کہ وہ صرف ایک جلد میں مکتبہ الحسنات دہلی سے شائع ہوئی ہے۔ مفتی محمود حسن کا سنہ وفات ۱۹۹۷ء لکھا ہے، ساتھ ہی یہ بھی تحریر کیا ہے کہ وہ انیسویں صدی کے کہنہ مشق فقیہ تھے (ص۱۵۸) ایک جگہ لکھا ہے کہ ''ابن رشد کی کتاب 'بدایۃ المجتہد' کا اردو ترجمہ ڈاکٹر عبید اللہ فہد فلاحی کے قلم سے بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی اسلام آباد سے شائع ہوا ہے'' (ص۱۰۴) حالاں کہ اس کی اشاعت دار التذکیر لاہور سے ہوئی ہے۔ مولانا مجیب اللہ ندوی کا سنۂ وفات ایک جگہ ۲۰۰۶ء لکھا ہے (ص۱۷۲) اور دوسری جگہ ۱۹۰۶ء (ص۱۳۸) اور ان کی کتاب 'اسلامی فقہ' کے بارے میں لکھا ہے کہ ''وہ ماہنامہ الرشاد کے سوال و جواب کے علاوہ مزید اضافوں کے ساتھ تین جلدوں میں شائع ہوئی ہے'' (ص۱۳۸) حالاں کہ ماہنامہ الرشاد ۱۹۸۳ء سے نکلنا شروع ہوا جب کہ اسلامی فقہ کی اشاعت اول ۱۹۵۷ء میں ہو چکی تھی۔ جامعۃ الرشاد سے شائع ہونے والی کتاب 'جہیز